



رحمت اور تلوار کو خلط ملط نہیں کیا جاسکتا

رحمت اور تلوار کو خلط ملط نہیں کیا جاسکتا



الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله اما بعد !

نصوص شرعیہ (قرآنی آیات و احادیث مبارکہ) کو آپس میں ٹکرانا جائز نہیں ہے اس طریقہ سے قرآن و حدیث کو خلط ملط کرنا، عوام الناس کے اذہان میں پچید مسائل کو لیکر سوالات کھٹڑے کرنا، عام اور خاص نص کو ملانا اور مطلق اور مقید نص کو ایک دوسرے سے

جوڑنا، ناجائز

اللہ جل جلالہ نے اپنے آپ پر رحمت کو لازم کیا ہوا
فرمان باری تعالیٰ: ﴿كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَيَّ
عَلَيَّ نَفْسِي الرِّحْمَ﴾

تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا
[الأنعام: 54]

نیز فرمایا: ﴿قُلْ لِّسْمَنِّ مَسَّ فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ قُلْ لِّسْمَنِّ مَسَّ فِي السَّمَوَاتِ
الرِّحْمَ﴾

آپ ان سے پوچھئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں
ہے، وہ کس کا ہے؟ آپ کہیں دیجئے کہ سب کچھ اللہ ہی
کا ہے اس نے اپنے آپ پر رحمت کو لازم کر لیا
[الأنعام: 12]

نیز فرمایا: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ
شَيْءٍ﴾

میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے [الأعراف:
156]

نبی کریمؐ کا فرمان گرامی ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ
لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ، كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ
عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي﴾.

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ
کیا تو اپنے پاس عرش پر لکھا کہ میری رحمت میرے
غصے پر حاوی ہے [صحیح البخاری: 7422، صحیح مسلم: 2751، عن أبي هريرة رضي
الله عنه]

لہذا اصل یعنی رحمت اور اس سے مستثنیٰ چیزوں
یعنی تلوار، غصے اور شدت والے امور کو برابر قرار
دے دینا جائز نہیں ہے

بلکہ اس سے بڑھ کر ہم کہتے ہیں کہ عقل و نقل کے
اعتبار سے رحمت کو تلوار دے کر بھیجے جانے سے

منسلک کر کے بولنا ناجائز ہے کیونکہ اس سے سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ شاید رحمت تلوار سے جڑی ہوئی ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے

یہ نقطہ اعتراض ہم نے صرف بحث مباحثہ کے لیے نہیں اٹھایا، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں بہت سی خطرناک باتیں پوشیدہ ہیں، جیسا کہ مزید تفصیل آگے آرہی ہے مثلاً: اس انداز بیان سے تلوار اور رحمت الہی کی سطح پر آجاتی ہے اور یہ بالکل غلط بات ہے اور کبھی تو عقیدہ کی خرابی کا باعث بن جاتا ہے

یہ آپ پر داعش کے سرکاری ترجمان ابو محمد عدنانی کے مراد لیے ہوئے غلط مفہوم کا انکشاف ہو جاتا ہے واپس اپنی اسی خطاب میں کہتا ہے: **“إن نيل الكرامة والتحرر من الظلم وكسر قيود الذل لا يكون إلا بصليب الصوارم، وسكب الدماء، وبذل النفوس والمهج، ولن يكون أبداً بالدعوات السلمية أو... . !”**

”تلوار اٹھائے، خون بہائے اور چانچ لٹائے بغیر نہ عزت مل سکتی ہے، نہ ظلم سے آزادی اور نہ ذلت کے گھر کے کھٹے سے نجات امن و سلامتی کی دعوت سے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا“

مزید اپنی ایک تقریر میں کہتا ہے جو کہ انٹرنیٹ پر آسانی سے مل جاتی ہے: **“فاعلموا إن لنا جيوشا في العراق وجيشا في الشام من الأسود الجياع، شرابهم الدماء وأنيسهم الاشلاء.. فوالله لنسحبهم ألفا ثم ألفا ثم والله لن نبقى منكم ولا نذر”** ”یہ بات نوٹ کر لو کہ شام و عراق میں بھوکے حبشیوں کے لشکر مارے پاس موجود ہیں جن کی پیاس خون سے بجھتی ہے، جنہیں کٹے ہوئے اعضاء سے پیار ہے اور جنہیں مخالفین کے خون سے زیادہ مزید پیاس بھڑکانے والی کوئی چیز نہیں ملتی اللہ کی قسم! ہم زاروں لاکھوں لوگوں کو گھسیٹیں گے اور پھر تم میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے“

اقتباس :

داعش العراق والشام فى ميزان السنن والاسلام

الشيخ على بن حسن الحلبي حفظه الله تعالى